36618 ـ انٹرنیٹ کے ذریعہ تعلق قائم ہونے والی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن لڑکی کا والد نہیں مانتا

سوال

میں عربی النسل مسلمان ہوں انٹرنیٹ کے ذریعہ ایك لڑکی سے تعارف ہوا جو کسی دوسرے ملك میں رہتی ہے ہمارا تعلق شریعت الہی کی حدود میں تھا کیونکہ میں اللہ سے بہت زیادہ خوف رکھتا ہوں، ایك دینی التزام کرنے والی لڑکی ہونے کی خاطر میں اس سے محبت کرنے لگا، ہماری محبت ان شاء اللہ کے لیے تھی.
میں نے اسے شادی کی پیشکش کی تو اس نے قبول کر لی الحمد للہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی کہ مجھے ایك نیك و متقی بیوی عطا کی، خاص کر میں کئی برس سے شادی کا عزم رکھتا تھا، اس لڑکی نے بتایا کہ اس کی والدہ اجنبی ہے اور ابتدائی طور پر شادی کے لیے تیار ہے، کیونکہ اس کا والد ان سے غائب تھا، بالآخر واپس آتا تو خوشی ہوئی لیکن اس نے اپنی بیٹی کو کسی اپنے ملك کے ایك شخص سے شادی کرنے کی تیاری کا کہا، اور اس کے لیے بیٹی سے مشورہ بھی نہیں کیا.
اب لڑکی خوفزدہ ہے کیونکہ بعض اوقات والد اسے مارتا بھی ہے، وہ کہتی ہے کہ اس کا والد پاگل ہے، اللہ ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے.
لڑکی اس شخص سے شادی نہیں کرنا چاہتی، بلکہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے، میں بھی اسی سے شادی کرنا چاہتا ہوں، لڑکی نے مجھے کہا کہ ہم خفیہ طور پر شادی کر لیتے ہیں پھر بعد میں والد کو بتا دیں گے، لڑکی اٹھارہ برس سے زائد عمر کی ہے، آپ بتائیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عزیز بھائی اللہ تعالی ہمارے اور آپ کے عیوب کی پردہ پوشی فرمائے آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی تم دونوں کو دیکھ رہا ہے اور تمہاری ہر حرکت پر مطلع ہے.

اللہ تعالی كا فرمان ہے:

وہ اللہ آنكھوں كى خيانت كو جانتا ہے، اور جو سينوں ميں چھپا ہے اس كا بھى علم ركھتا ہے غافر (19).

اور آپ كو يہ معلوم ہونا چاہيے كہ آپ نے وہ كچھ كيا ہے جو آپ دونوں كے ليے شرعا جائز نہ تھا، وہ يہ كہ آپ كا ايك دوسرے كو خط و كتابت كرنا اور آپس ميں بات چيت كرنا، آپ نے ديكھا كہ يہ تعلقات كس طرح بڑھے اور شيطان نے آپ دونوں كو كس طرح گمراہ كيا اور آپ كے تعلقات كو مزين كر كے پيش كيا اور اسے " اللہ كے ليے محبت " كى صورت ميں سامنے لايا.

دوم:

ہم جانتے ہيں كہ محبت ايك قلبى چيز ہے، اور انسان جس چيز كا مالك نہ ہو اس پر وہ قابل ملامت نہيں، ليكن ان تعلقات تك لے جانے والے اسباب اور ذرائع استعمال كرنے پر وہ مكمل ملامت كا مستحق ہے كہ اس نے حرام نظر اٹھائى اور اسى طرح خفيہ طور پر خيانت والے كلمات بھى ادا كيے، اور ٹيلى فون اور نيٹ كے ذريعہ ايك غير محرم لڑكى سے بات چيت كرتا رہا، يہ سب شيطانى ہتھكنڈے تھے جن سے وہ مسلمان كو گمراہ كرتا ہے تا كہ وہ فحاشى ميں پڑ جائيں.

جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو تم شيطان كى پيروى مت كرو جو كوئى بھى شيطان كى پيروى كرے تو وہ تو بےحيائى اور برے كاموں كا ہى حكم كريگا، اور اگر اللہ تعالى كا تم پر فضل و كرم نہ ہوتا تو تم ميں سے كوئى بھى پاك صاف نہ ہوتا، ليكن اللہ تعالى جسے پاك كرنا چاہے پاك كر ديتا ہے، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے النور (21).

پھر يہ بھى قابل ملامت ہے كہ اس طرح كے اقدام كيے گئے اور حد سے تجاوز كيا گيا جس كى ابتداء حرام اور انتہاء باطل نكاح پر ہے.

اب معاملہ اس حد تك جا پہنچا ہے كہ آپ كے تعلقات اس حد تك جا پہنچے جہاں آپ بيان كر رہے ہيں، اب معاملہ لڑكى اور اس كے گھر والوں كے ہاتھ ميں ہے، اس ليے اگر وہ عورت اپنے والد كو مطمئن كر سكى كہ وہ اس كى شادى ايسے شخص كے ساتھ نہ كرے جسے وہ چاہتى نہيں، اور اس كى ماں اور وہ دونوں ہى ولى كو آپ كے ساتھ شادى كرنے پر راضى و مطمئن كر سكيں، اور وہ شادى كے قابل بھى ہو جيسا كہ آپ بيان كر رہے ہيں تو پھر آپ اس

کے لیے شرعی طریقہ اختیار کریں.

شرعی طریقہ یہ ہے کہ آپ اس کے والد سے اس کا رشتہ طلب کریں، یا پھر اس سے جسے وہ اس کی شادی کے لیے وکیل بنائے، اور آپ دیکھیں کہ یہ راستہ مسدود ہے تو پھر آپ کے لیے یہ تعلقات قائم رکھنے حلال نہیں، اور یہ یاد رکھیں کہ جو کوئی بھی اللہ کے لیے کسی چیز کو ترك کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے.

ہو سکتا ہے اس عورت کا آپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے شادی کرنا ہی بہتر ہو، اور آپ کے لیے اس کے علاوہ کسی اور عورت سے شادی کرنے میں ہی بہتری ہو.

فرمان باری تعالی ہے:

اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو پسند کرتے ہو لیکن وہ تمہارے لیے بری ہو، اور اللہ تعالی ہی جانتا ہے تم نہیں جانتے البقرۃ (216).

اور اگر بالفرض یہ لڑکی سچی بھی ہو کہ اس کا والد پاگل ہے، لیکن ہمارے خیال میں ایسا نہیں ہے ؟! یعنی وہ ایسا پاگل نہیں جس کی بنا پر وہ ولی نہ سکے اور اسے شرعی طور پر ولی بننے کا اہل بننے میں مانع ہو، یا پھر وہ برابر اور کفو کے رشتہ سے شادی کرنے سے روکنے والا قرار دیا جا سکے، یہ کوئی شرعی عذر نہیں ہے کہ اس کی بنا پر اس سے ولایت منتقل ہو کر کسی اور ولی میں چلی جائے.

یعنی باپ کی بجائے دادا ولی بن جائے، ایسا نہیں ہو سکتا اس کی تفصیل آپ سوال نمبر (7193) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

رہی یہ سوچ کہ ولی کی اجازت کے بغیر خفیہ طور پر نکاح کر لیا جائے، یہ تو اور بڑی مصیبت ہے، اللہ سبحانہ و تعالی ہمیں اور آپ کو اپنے غضب اور غضب والے اسباب سے محفوظ رکھے.

کیا آپ دونوں کو علم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" جس عورت نے بھی اپنے اولیاء کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے "

سنن ابو داود جدیث نمبر (2083) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو پھر آپ دونوں اس باطل کام کے بارہ میں کیسے سوچ رہے ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں، اور پھر آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ کی محبت اللہ کے لیے ہے؟!!

کیا آپ کو یہ علم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے اعلان اور مشہور کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

" نکاح کا اعلان کرو "

امام احمد رحمہ اللہ نے اسے عبد اللہ بن زبیر سے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے.

اور اس اعلان نکاح کو حلال اور حرام نکاح کے مابین امتیاز قرار دیتے ہوئے فرمایا:

" حلال اور حرام کے مابین فرق یہ ہے کہ دف بجائی جائے اور آواز نکالی جائے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1088) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

امام باجی رحمہ اللہ موطا کی شرح میں رقمطراز ہں:

" زنا جو کہ خفیہ اور سری طور پر ہوتا کے مشابہ ہونے کی بنا پر سری اور خفیہ طور پر نکاح ممنوع ہونے مین کوئی اختلاف نہیں، اس لیے نکاح میں خوشی کا اظہار اور ولیمہ کرنا مشروع کیا ہے، کیونکہ اس میں اعلان اور مشہوری ہے "

اور ايك مقام پر لكھتے ہيں:

" ہر وہ نکاح جس کے گواہ چھپائے جائيں تو یہ سری نکاح کہلائیگا، چاہے گواہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں "

اس لیے اللہ کے بندے آپ یہ دیکھیں کہ آپ کس چي زکا عزم کیے ہوئے ہیں، کیا آپ کا ارادہ حلال نکاح کا ہے جیسا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے، یا کہ یہ خواہش اور فحاشی اور شیطانی پیروی ہے ؟؟؟

آپ قدم ڈگمگانے سے قبل بچ جائیں اور اپنے آپ کو محفوظ کر لیں، کہ آپ دونوں اپنی زندگی کی ابتدا آگ کے گھڑے کے کنارے سے کریں، اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے.

رہا یہ مسئلہ کہ لڑکی کا باپ لڑکی کے ناچاہتے ہوئے بھی اس شخص سے اس کی شادی کرنا چاہتا ہے، جو کہ باپ اور کسی دوسرے ولی کو حق نہیں کہ وہ کسی ایسے شخص سے اس کی شادی کرے جسے وہ نہ چاہتی ہو، جیسا کہ ہم سوال نمبر (26852) اور (22760) کے جوابات میں بیان کر چکے ہیں.

لیکن اس میں آپ کو کوئی حق حاصل نہیں، اور آپ اس کے ذمہ دار نہیں، آپ اس لڑکی اور اس کے اولیاء کو چھوڑ دیں ہو سکتا ہے اگر آپ دونوں کے مقدر میں یہ شادی نہ ہو اور آپ اس سے پیچھے ہٹ جائیں اور اس کی زندگی سے نکل جائیں جیسا کہ آپ کو کرنا چاہیے تو ہو سکتا ہے اس صورت میں وہ اس دوسرے شخص یا کسی اور میں رغبت کرنے لگے جو اس کے لیے بہتر ہو، اللہ تعالی تم دونوں اور انہیں سب کو اپنے فضل و کرم سے غنی کر دے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم.